Lesson 1: At-Tawbah (Ayaat 1- 15): Day 2 سُوۡرَۃُ التَّوۡبَة کی تفسیر

سورۃ توبہ ترتیب کے اعتبار سے نویں نمبر کی سورہ ہے۔ سولہ رکوع ہیں اور 129 آیات ہیں۔ اور سات طویل سورتوں (سبع طوال) میں سے ایک ہے۔ مدینہ کے آخری دَور میں نازل ہوئی۔

اس سورت کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے۔ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جو سورت جس طرح نازل ہوئی اُسی طرح محفوظ کرلی گئی۔ کوئی بھی چیز اپنی مرضی سے قرآن میں شامل نہیں کرسکتے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سورت انفال اور سورت توبہ دونوں ایک ہی سورت ہے۔

دونوں سورتوں کو قرینتین بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی ایک دوسرے کی قریبی سورتیں۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ان دو سورتوں کے مضامین ایک جیسے ہیں۔

اس سورت میں معاہدوں کی منسوخی کا ذِکر بھی ہے۔

اس سورت کا نام سورت، توبہکے علاوہ سورت براٴۃ بھی ہے۔ اس کے معنی بے زاری ہیں۔ سورۃ کاشفہ یعنی حالات کھولنے والی، رسوا کرنے والی سورت۔ یعنی منافقین کو رسوا کیا گیا۔

اس سورت میں 17 بار توبہ کا ذِکر ہے۔ سورۃ البقرہ میں تیرہ بار توبہ کا ذِکر ہے۔

(کیا ہم نے سچے دل سے توبہ کرلی ہے؟)

اس سورت میں تین صحابہ کرامؓ کی توبہ کا ذِکر ہے۔ اس کا بیشتر حصّہ نو ہجری میں نازل ہوُا۔

اس میں غزوۂ تبوک کا ذِکر ہے۔ اس میں خاص طور پر منافقین کا حال کھول کر رکھ دیا تھا۔ اس سورت سے غیر مسلم آیات کے معنی بدل کر فتنے نکالتے ہیں۔

(اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں اور ہماری نوجوان نسل کو اور بچوں کو ان فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین)

اس سورت کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے تو عام طور پر بھی ہم تعوذ پڑھ کر یعنی اعوذ باللہ پڑھ کر قرآن پاک شروع کرینگے۔ لیکن اگر سورت شروع کر رہے ہیں تو بسم اللہ پڑھیں گے۔ اگر اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں پڑھ لیں تو بھی ٹھیک ہے۔ لیکن اعوذ باللہ پڑھنا لازمی ہے۔

بسم اللہ بھی قران پاک کا حصہ ہے جہاں جہاں آئی ہے وہاں ہی پڑھیں گے۔

اس سے عاجزی اور اطاعت کا اظہار ہوتا ہے کہ جہاں جس طرح کا حکم ہے وہی کرینگے۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ﴿۱﴾

اعلان برات ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اُن مشرکین کو جن سے تم نے معاہدے کیے تھے ﴿۱﴾

دوٹوک انداز ہے۔

فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲﴾

پس تم لوگ ملک میں چار مہینے اور چل پھر لو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو، اور یہ کہ اللہ منکرین حق کو رسوا کرنے والا ہے ﴿۲﴾

یعنی مکہ میں گھوم پھر لو۔

فَسِيْحُوْا: سیاحت کا لفظ اسی سے ہے۔ یعنی رہ لو۔

اللہ کے نبیؐ تیرہ سال تک مکہ میں اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ پھر مکہ سے ہجرت کی مدینہ چلے گئے۔ وہاں چھ سال رہے۔ پھر اللہ کے نبیؐ کو خواب آیا کہ عمرہ کر رہے ہیں۔ آپؐ نے 6 ہجری میں عمرہ کا ارادہ

کیااور صحابہ کرامؓ کے ہمراہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔مکہ والوں نے حدیبیہ کے مقام پر روک لیااور عمرہ نہ کرنے دیا۔وہاں صلح حدیبیہ کے نام سے ایک معاہدہ ہؤاکے مشرکینِ مکہ اور مسلمان دس سال تک آپس میں کوئی جنگ نہیں لڑیں گے اور نہ ہی کسی دوسرے کی جنگ میں مدد کریں گے۔دوسال بعد مشرکینِ مکہ نے اپنا وعدہ توڑ دیا اور ایک اور قبیلے کا جنگ میں ساتھ دیا۔

پھر سات ہجری میں عمرہ ادا کیا۔

پھر دس ہجری میں اللہ کے نبیؐ صحابہ کرام کے ہمراہ فتح مکہ کے لئے تشریف لائے۔

مشرکینِ مکہ نے خانہ کعبہ کو بتوں سے بھرا ہؤا تھااور وہ ننگے طواف کرتے تھے۔اور بھی کئی بدعات کرتے تھے۔

اللہ کے نبیؐ اُس وقت تک خاموش رہے۔اپنا کام کرتے رہے۔تبلیغ کرتے رہے۔(اس بات سے ہم نے کیا سبق سیکھا؟)

فتح مکہ کے بعد بتوں کو توڑا۔خانہ کعبہ کو صاف کیا۔اردگرد کی تمام عبادت گاہیں درگاہیں ختم کی گئیں۔

پھر واپس مدینہ چلے گئے۔نو ہجری میں ابو بکرؓ کو مسلمانوں کا امیر بنا کر قافلے کے ساتھ حج کے لئے بھیجا تو وہاں یہ پیغام بھیج دیا گیا۔یہ پیغام علیؓ کے ہاتھ بھیجا گیا تاکہ قریش والے یہ نہ کہہ دیں کہ کسی قریشی کے ہاتھ پیغام نہیں بھیجا گیا۔(اللہ کے نبیؐ نے اپنی زندگی میں ابو بکرؓ کو اپنا امیر بنا کر بھیجا)۔

یہ واقعہ ۹ھ کا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر کرکے بھیجا تھا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تیس یا چالیس آیتیں قرآن کی اس صورت کی دے کر بھیجا کہ آپ چار ماہ کی مدت کا اعلان کردیں۔

آپ نے ان کے ڈیروں میں، گھروں میں، منزلوں میں جا جا کر یہ آیتیں انہیں سنا دیں اور ساتھ ہی سرکار نبوت کا یہ حکم بھی سنا دیا کہ اس سال کے بعد حج کے لیے کوئی مشرک نہ آئے اور بیت اللہ کا طواف کوئی ننگا شخص نہ کرے۔(تفسیر ابن جریر الطبری:16376)قبیلہ خزاعہ قبیلہ مدلج اور دوسرے سب قبائل کے لیے بھی یہی اعلان تھا۔

دس ذوالحج کو یہ پیغام دیا گیا کہ چار مہینے رہ لو۔ یعنی کافروں کو مہلت کا وقت دیا گیا۔ کہ دس ربیع الثانی تک مکہ میں رہ لو۔ ورنہ پھر مسلمان ہو جاوٴ یا مکہ چھوڑ کر چلے جاوٴ۔

'۔۔۔ اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو، اور یہ کہ اللہ منکرین حق کو رسوا کرنے والا ہے ﴿۲﴾ ' اللہ تمہیں یہاں سے نکال رہا ہے۔ اللہ کے حکم کو مانو۔ ورنہ تم رسوا ہو جاوٴ گے۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳﴾

اطلاع عام ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیے کہ اللہ مشرکین سے بری الذمہ ہے اور اُس کا رسول بھی اب اگر تم لوگ توبہ کر لو تو تمہارے ہی لیے بہتر ہے اور جو منہ پھیرتے ہو تو خوب سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو اور اے نبیؐ، انکار کرنے والوں کو سخت عذاب کی خوشخبری سنا دو ﴿۳﴾

حج اکبر حج کو کہتے ہیں۔ اور حجِ اصغر عمرے کو کہتے ہیں۔

وَرَسُوْلُهٗ ؕ : یعنی اللہ اور اللہ کا رسولؐ دونوں تم (مشرکین سے) سے بیزار ہیں۔ اسلام قبول کر لو۔ توبہ کر لو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

دیکھیں ایک دفعہ پھر آگیا کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ کل بھی مشرکین کچھ نہ کر سکے۔ آج بھی کچھ نہیں کر سکتے۔یعنی مشرکین کچھ نہیں کر سکتے۔ چاہے کوئی سُپر پاور ہو۔

ان مشرکین نے اپنے لئے اگر کفر کو پسند کر لیا تو پھر عذاب اور رسوائی کے لئے تیار رہیں۔

اوپر تین آیات میں تو اللہ کے نبیؐ نے مشرکین کے لئے پیغام بھیج دیا۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں اور قبیلوں سے مسلمانوں کے معاہدے ہو چکے تھے۔اُن کے ساتھ کیسا رویہ ہو؟

اِلَّا الَّذِیۡنَ عٰہَدۡتُّمۡ مِّنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ثُمَّ لَمۡ یَنۡقُصُوۡکُمۡ شَیۡئًا وَّلَمۡ یُظَاہِرُوۡا عَلَیۡکُمۡ اَحَدًا فَاَتِمُّوۡۤا اِلَیۡہِمۡ عَہۡدَہُمۡ اِلٰی مُدَّتِہِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۴﴾

بجز اُن مشرکین کے جن سے تم نے معاہدے کیے پھر انہوں نے اپنے عہد کو پورا کرنے میں تمہارے ساتھ کوئی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی، تو ایسے لوگوں کے ساتھ تم بھی مدت معاہدہ تک وفا کرو کیونکہ اللہ متقیوں ہی کو پسند کرتا ہے ﴿۴﴾

یعنی اگر مسلمانوں کو تنگ نہیں کیا گیا، نہ کچھ معاہدے کی خلاف ورزی کی تو پھر ایسے لوگوں کے ساتھ معاہدے پورے کرو۔ غیر مسلموں کے ساتھ بھی وعدے پورے کرو۔ اپنے معاملات اچھے رکھو۔

یہاں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ ہم اپنے معاملات کو ہر ایک کے ساتھ بہترین رکھیں۔ یہی تقویٰ ہے۔ وعدے بھی پورے کریں اور کسی مسلم یا غیر مسلم کے ساتھ دھوکہ اور بے ایمانی جائز نہیں۔

قرآن سے ہماری اخلاقی تربیت ہو رہی ہے۔ نظم و ضبط سکھایا جارہا ہے۔ دین سکھانے والے بہترین ہوں گے تو پھر ہی صحیح پیغام آگے پہنچے گا۔

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ
كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾

پس جب حرام مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو جہاں پاؤ اور انہیں پکڑو اور گھیر و اور ہر گھات میں اُن کی خبر لینے کے لیے بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو انہیں چھوڑ دو اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے ﴿٥﴾

انْسَلَخَ : کسی چیز کو اپنے سے الگ کرنا۔ بھیڑ بکری کی کھال اتارنے کو بھی کہتے ہیں۔ جب یہ چار مہینے ختم ہو جائیں۔

الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ: حرمت والے مہینے وہی چار مہینے جن کی مہلت دی گئی ہے۔

حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ : یعنی اگر پھر بھی مشرکین حرم کی حدود میں موجود ہوں۔ تو ڈھونڈ کر ختم کرو۔

لیکن اگر وہ توبہ کر لیں؟'۔۔ پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو انہیں چھوڑ دو۔۔۔' پھر ان کو معاف کر دو۔ پھر اُن کو تنگ نہ کرو۔

اسلام کفر کو مٹانا چاہتا ہے کافر کو نہیں۔!

مہلت دی جائے تو شائد وہ مسلمان ہو جائیں۔ صرف منہ سے اسلام قبول کرنا کافی نہیں بلکہ اُن کو نماز بھی پڑھنی ہو گی اور زکوٰۃ ادا کرنے پڑے گی۔

اب یہاں سے یہ بات بھی سمجھ لیں تا کہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ مسلمان تو کہتے ہیں کہ جو اسلام قبول نہ کرے اس کو پکڑ کر مار دو۔ قتل کر دو۔ ایسی بات کرنے سے پہلے یہ دیکھیں کہ ان مشرکین نے کیا کچھ کیا تھا اور 21 سال تک اسلام کی تبلیغ ہوتی رہی۔ ان کو مہلت ملتی رہی۔

پچھلی قوموں پر عذاب آتے رہے۔ لیکن اس اُمت پر ایک تو جنگِ بدر میں شکست کا عذاب تھا۔
دوسرا اَب اِن پر اللہ کی پکڑ آئی ہے۔ ان کے پاس اللہ کا نبیؐ اور قرآن آ گیا۔ نشانیاں آ گئیں۔

اب ان کو اسلام پر آنے کی مہلت دی گئی ہے۔ اب چار مہینے تک یہ اسلام سیکھ لیں۔ یہ قرآن کا علم سیکھ لیں۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۶

اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اُسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اُسے اس کے مامن تک پہنچا دو یہ اس لیے کرنا چاہیے کہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے (۶)

تاکہ اللہ کا کلام سیکھ لے۔ تو مہلت دو۔ دوسروں کے ساتھ خیر خواہی کریں۔ باہر والوں کے ساتھ حسن سلوک کریں۔ گھر والوں کو بھی مہلت دیں۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ گھر والوں کے دل جیتیں۔ اسلام کی رغبت دلائیں۔